© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد حمزہ نعیم

ذکر اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم درخطبۂ جمعہ

مخدوم العلماء حضرت علامہ عبدالستار تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ سبق ایک دن فرمایا کہ میں نے دشمنانِ صحابہ کو دلائل کے ساتھ ہر مناظرہ میں شکست دی ہے۔ گوجرہ کا مشہور مناظر اسمٰعیل گوجروی کہیں بھی میرے سامنے ٹھہر نہ پایا۔ فرمایا ایک دن مجھے اس کی طرف سے ایک بات پہنچی کہ تونسوی کہتا ہے نبی کی چار بیٹیاں ہیں جب کہ جمعہ پڑھاتے ہوئے علی الاعلان ایک ہی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر شریف کرتا ہے۔ اگر دوسری تین بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی بیٹیاں ہوتیں تو ان کا نام خطبے میں کیوں نہ لیتا۔ اسی طرح امیر معاویہ کی تعریف کرتا پھرتا ہے مگر اپنے خطبے میں نبی پاک کے چچگان حمزہ اور عباس کا نام علی الاعلان لیتا ہے۔ امیر معاویہ کا ذکر کبھی نہیں کرتا۔ حضرت تونسوی نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیوں کا ذکر شریف منکرین صحابہ کی ہر معروف کتاب میں موجود ہے تاہم مناظر کا یہ چیلنج میں نے منظور کر لیا۔ فوراً قلم کاغذ اٹھایا اور جمعہ اور عیدین کے لیے دو خطبے تیار کیے۔ جن میں چاروں بناتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا معاویہ وسیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر بھی کر دیا۔

یہ اگست ۱۹۸۰ء رمضان المبارک کی بات ہے جب راقم سطور ان سے اور سید نورالحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ پڑھنے مسجد تنظیم اہلِ سنت میں حاضر ہوا تھا۔ مخدوم العلماء حضرت تونسویؒ نے زور دے کر فرمایا کہ علمائے اہل سنت کو خطبہ جمعہ میں بنات طیبات اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم کا نام ضرور لانا چاہیے، ورنہ روافض کا مذکور بالا اعتراض دور نہیں کیا جا سکتا۔ فرمایا میں تو جہاں کہیں تقریر اور خطاب کے لیے بلایا جاتا ہوں اپنا ترتیب دیا ہوا یہ خطبہ ہمراہ لے کر جاتا ہوں اور علمائے اہل سنت کو اسے ہر جمعہ پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں۔

سبائی فتنہ کے آغاز میں تَوَلّائے آل رسول کے پردے میں خلفائے ثلٰثہ پر تبرا شروع ہوا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت پر قاتلینِ عثمان کی اکثریت نے حضرت علیؓ کی بیعت کر لی۔ دیگر اکابر اصحاب رسول مثلاً حضرت طلحہ، حضرت زبیر بن عوام اور اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قاتلینِ عثمان سے فوراً قصاص لینا چاہتے تھے۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے تمکین خلافت اور اپنے ہاتھ پر بیعت کے خواہشمند تھے۔ اسی میں آپ کے اختلاف پیدا ہوئے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین کے حادثات پیش آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں نے تحکیم کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت شروع کر دی اور اب وہ خوارج کہلائے۔

پہلا گروپ حضرت علی کو اَحق بالخلافت قرار دیتا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر، حضرت عثمان کو غاصب قرار دیتا تھا۔ جب کہ ان کا دوسرا گروپ خوارج سیدنا علی اور حضرات حسنین کریمین کو کافر قرار دینے لگا (نعوذ باللہ) اصل حقیقت یہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھی کہ حضرات خلفائے ثلاثہ نے شام وروم اور ایران جیسی سپر طاقتوں کو فتح کر کے اسلام کے زیرنگیں کر لیا تھا۔ یہودیوں کو مدینہ اور حجاز مقدس سے نکال دیا گیا تھا۔ یہود ونصاریٰ اور مجوسی (ایرانی) انتقام کی آگ میں جل رہے تھے۔ ان کو ایک یہودن زادہ عبداللہ بن سبا (ابن سودا) ہاتھ لگ گیا اور اس شیطانی مثلث نے اسلام کے اندر گھس کر وار کرنے شروع کر دیئے۔ تفصیل کا یہ موقع نہیں۔

ان سازشوں میں جہاں خلفائے ثلاثہ نشانہ تھے وہاں دوسری طرف حضرت علی، حضرت حسنین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کو نشانہ بنایا گیا ان احوال میں علمائے اسلام نے روافض اور خوارج دونوں کے توڑ کے لیے خطبہ جمعہ میں خلفائے اربعہ، سیدنا حمزہ، سیدنا عباس، حسنین کریمین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے ذکر کو خطبہ جمعہ میں ضروری قرار دے دیا۔ قرآن اور رسول، کلمہ شہادت سے لے کر حج اور قتال فی سبیل اللہ تک اسلام کے عینی گواہ اور اصل الاوّل حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو درمیان سے نکال دیں تو اسلام اور ایمان کی ہر روایت منقطع ہو جاتی ہے۔ باقی کچھ بچتا ہی نہیں اور یہی اعدائے اسلام کا مقصود ہے۔ خلفائے اسلام سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا حسن اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہم پر تنقید وجرح تو بہانہ ہے۔ سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات اور دین اسلام اصل نشانہ ہے۔ انھی سازشوں کے خلاف علمائے اسلام ہر دور میں احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ مسلک اہل سنت کی حفاظت کے لیے اسمائے صحابہ کو خطبات جمعہ میں شامل کیا گیا۔ اللہ کریم علمائے اسلام کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ کا ایک مطبوعہ خطبہ ۱۲۹۱ھ موجود ہے۔ جس میں ازواج مطہرات سیدہ خدیجہ، سیدہ عائشہ، سیدہ حفصہ، سیدہ اُمّ حبیبہ، خلفائے صحابہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت حسن، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کے نام موجود ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھے حضرات کے نام بھی ہیں۔ چاروں بناتِ طیبات کے علاوہ چاروں اسباطِ نبی حضرت علی بن ابی العاص، حضرت عبداللہ بن عثمان اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے مبارک ومتبرک اسمائے گرامی بھی درج ہیں۔ ابن امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ۱۳۸۵ھ میں خطبات جمعہ وعیدین طبع کرائے جن میں مذکورہ بالا عظیم اصحاب رسول کے ساتھ ان مبارک ہستیوں کا ذکر خیر آ گیا ہے۔ (بحوالہ نقیب ختم نبوت جون ۲۰۱۴ء)

دور حاضر کے ایک عظیم فقیہ ومحدث اور مجتہد بانی جامعۃ الرشید کراچی حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب احسن الفتاویٰ میں فرمایا ہے۔ سابق زمانہ میں روافض وخوارج کی تردید کے لیے انھی صحابہ کا ذکر کافی تھا جو مطبوعہ خطبوں میں مذکور ہیں۔ جدید دور میں ایک ایسی جماعت کا ظہور جدید فتنہ ہے۔ جو اہل سنت ہونے کی مدعی ہے، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے عقیدت کی مدعی ہے، مگر ان کے قلوب بغض صحابہ سے مسموم ہیں۔ حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما سے متعلق ان کے قلوب کی نجاست ان کی زبان وقلم سے مسلسل ابل رہی ہے۔ یہ لوگ اہل سنت سے خارج

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں۔ الحاد میں روافض ہی کی راہ چل رہے ہیں نیز روافض کو حضرت فاطمہ کے سوا تینوں بنات مکرمات رضی اللہ عنہن سے بھی بغض ہے اس لیے ان فتنوں کی تردید کے پیشِ نظر خطبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنات مکرمات رضی اللہ عنہن کے مناقب وفضائل کا ذکر اور ان کے لیے دعائے ترضی کا معمول بنانا چاہیے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے محولہ بالا خطبہ جمعہ کے مطابق عشرہ مبشرہ، بنات اربعہ، ازواج نبی اور اسباط نبی حضرت علی زینبی ابن ابی العاص، حضرت عبداللہ بن عثمان اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے نام خطبہ جمعہ وعیدین میں شامل کر کے بہت سے فتنوں کا رد با آسانی کیا جا سکتا ہے۔ کم از کم وہ خطبہ جو امام اہل سنت علامہ عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید امام المناظرین حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ نے ترتیب دے کر طبع کروایا اور وہ نہایت لجاجت سے ائمہ وخطبائے اسلام کو اسے پڑھنے کی تلقین اور تاکید کیا کرتے تھے اس کو ہی خطبہ جمعہ کے لیے منتخب کر لیا جائے۔

خطبہ جمعہ از امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

پہلا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَ نَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ. اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ o یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ o تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ تُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَ اَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ یُدْخِلْکُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ o وَ اُخْرٰی تُحِبُّوْنَھَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ o یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ م بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَ کَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰھِرِیْنَ o (سورۃ الصّف، پارہ ۲۸)

بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ o وَ نَفَعَنَا وَ اِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ o اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ وَ رَبٌّ رَّؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ.

دوسرا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ. وَ اَعَزَّ جُنْدَہٗ وَ ھَزَمَ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَلْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَ لَا مَعْصُوْمَ بَعْدَهٗ الَّذِیْ قَالَ فِیْ خُطْبَةِ حَجَّتِهِ الْاَخِیْرَه. اِنِّیْ قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ کِتَابُ اللّٰهِ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ. وَ عَلٰی آلِهٖ اَهْلِ بَیْتِهٖ الْمُطَهَّرَاتِ الْمُکَرَّمَاتِ الْبَرَرَه. خُصُوْصاً عَلٰی خَدِیْجَةَ وَ عَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ وَ اُمِّ حَبِیْبَهْ. وَ عَلٰی خُلَفَائِهٖ السِتَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ أَبِی بَکْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَ مُعَاوِیَه. وَ عَلَی السِّتَّةِ الْبَاقِیَةِ مِن الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرةِ سَعْدٍ وَّ سَعِیْدٍ وَّ الطَّلْحَةَ وَالزُّبَیْرَ وَابنِ عَوْفٍ وَّاَبِی عُبَیْدَه. وَ عَلٰی عَمَّیْهِ الْمُکَرَّمَیْنِ الْعَبَّاسِ وَ أَسَدِ اللّٰهِ وَ أَسَدِ رَسُوْلِهٖ سَیِّدِ الشُّهَدَاءِ حَمْزَه. وَ عَلٰی بَنَاتِهٖ زَیْنَبَ وَ رُقَیَّةَ وَ اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَّ فَاطِمَه. وَ عَلٰی أَسْبَاطِهٖ عَلِیِّ نِ الزَّیْنَبِیْ وَ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ رُقَیَّةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ ابْنَیْ فَاطِمَه. رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ وَ عَلٰی سَائِرِ الصَّحَابَةِ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَه.

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ. اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا. وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَاغَفُوْرُ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ o اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ o وَلَذِکْرُ اللّٰهِ اَکْبَرُ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ.

(منقول از: مجموعہ ''خطب''، ناشر حاجی سید جان صاحب وعبدالغفور صاحب تاجران کتب پٹنہ محلّہ گورٹھا، ۱۲۹۱ھ)

نوٹ: ائمہ مساجد اور خطباء حضرات سے درخواست ہے کہ امام الہند، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے اس خطبہ کو اپنا معمول بنائیں۔ کہ اس میں امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بجا طور پر خلفائے راشدین کی صف میں شمار کیا گیا ہے اور اُمّہات المؤمنین اور جملہ بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی اولاد کا تذکرہ اس میں موجود ہے جو کہ حقیقی طور پر ''اہلِ بیت'' ہیں۔

جزاکم اللہ خیراً

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com